إنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی أن یبعثک ربک مقاماً محمودًا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار ۔ قادیان

فی پرچہ ایک آنہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴	مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۶ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ	نمبر ۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت گو تا حال قدر ے خراب ہے تاہم آپ رو بصحت ہیں ۔ حضور اکثر نمازوں میں تشریف لاتے ہیں ۔ حضرت ام المومنین صاحبہ کو ابھی تک نے کام کی شکایت باقی ہے ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاندان نبوت میں بفضلہ تعالیٰ بالکل خیریت ہے ۔

جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا ضعف دن بدن بڑھ رہا ہے ۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے ۔

کیمبل پور سکول کی ایک لیڈی ٹیچر س ۲۸ جون ۱۹۲۶ء کو وارد قادیان ہوئی جس نے گرلز سکول اور دیگر تعلیم گاہوں کے معائنہ کے سوا بعض فاتر کو بھی دیکھا ۔ اور حضرت صاحب کے حضور بھی ملاقات کے واسطے حاضر ہوئی ۔

شاہ مسکین نزد فیض پور کلاں (گوجرانوالہ) میں ۳ و ۴ جولائی کو جلسہ قرار پایا ہے ۔ جہاں مولوی غلام احمد صاحب بد وملہوی اور حافظ جمال احمد صاحب یکم جولائی جائیں گے ۔ اور پھر اکال گڑھ پہنچیں گے ۔ موضع بھاگو وال (گورداسپور) میں اور ۲ جولائی کو جلسہ ہوگا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور مولوی عبد الغفور صاحب کے لیکچر ہونگے اور مباحثہ بھی ہوگا ۔

لنڈن کی سب سے پہلی اور اکیلی مسجد کے لئے قالین کا فرش
خان بہادر احمد الہدین زندہ باد

بجواز جان و دل تا خدمتے از دست تو آید
بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا

قارئین الفضل کو معلوم ہے ۔ کہ جب جریدہ ریویو آف ریلیجنز کا لنڈن سے اجرا ہوا ۔ تو سب سے پہلا شخص جس کو دنیا بھر میں ریویو کی غیر مسلموں میں اشاعت کا جوش پیدا ہوا وہ خان بہادر سیٹھ احمد الہدین تھا ۔ سیٹھ صاحب نے ریویو کی سو کاپیاں منت اشاعت کے واسطے خریدکیں ۔ جو یورپ امریکہ اور دوسرے ممالک میں سال بھر تک تقسیم ہوتی رہی ہیں ۔ اور جو فائدہ اس اشاعت سے پہنچا ہے وہ سیٹھ صاحب کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا ۔

لنڈن میں سب سے پہلی اور اکیلی مسجد اب تکمیل کے

قریب ہے۔ اور بہت جلد اس کا افتتاح ہونے والا ہے۔ لنڈن اور یورپ میں اس مسجد کے متعلق دلچسپی کا یہ عالم ہے۔ کہ بیسیوں اخبارات میں متعدد مرتبہ اس کے مختلف فوٹو اور اس کے متعلق ضروری حالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اخبارات کے نمائندے اور غیر ممالک کے سیاح آتے ہیں اور ان پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ تثلیث کے بُت کدہ اور دنیا کے مادی مرکز میں خدا کا یہ پہلا گھر ہے۔ جو اسلام کی عظمت و شان اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جلال و جمال کے اعلان کا مرکز ہوگا۔ مجھکو اسوقت اس مسجد کے متعلق کچھ زیادہ نہیں لکھنا ہے۔ صرف ایک خاص امر کا اظہار کرنا مقصود ہے۔

جناب سیٹھ احمد الہ دین صاحب کو مسجد کی تکمیل کی اطلاع دیتے ہوئے میں نے مسجد کے فرش قالین کے لئے تحریک کی۔ سیٹھ صاحب (جو نیکی اور سعادت کے کاموں کے لئے اپنے دل اور ہاتھ کو ہمیشہ کھلا رکھنے کی توفیق پاتے ہیں) نے جونہی میری اس تحریک کو پڑھا۔ بذریعہ تار اطلاع دی کہ لنڈن کی اس مسجد کیلئے وہ ایک سَو پونڈ فرش قالین کے لئے پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت اور اخلاص کو قبول کرے۔ اور ان پر اور ان کے خاندان پر بے حد برکات نازل کرے۔ آمین۔

میں جانتا ہوں۔ کہ سیٹھ صاحب کو شہرت سے نفرت ہے۔ اور وہ ایسے نیکی کے کام بھی کرتے ہیں۔ کہ ان کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ مگر ان کی منکسر مزاجی اور شہرت سے نفرت کے جذبات کو جانتے ہوئے بھی الفضل کے ذریعہ ان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ مسجد ایک نہایت عظیم الشان تاریخ اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ اور اس کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ آج اہل دنیا نہیں دیکھ سکتے۔ مگر عارف کی آنکھ دیکھتی ہے کہ ایک وقت آئے گا۔ جب بڑے بڑے ملوک اور سلاطین اس مسجد میں آکر خدا تعالےٰ کے آستانہ الوہیت پر گرینگے۔ اور ان کو حسرت ہوگی۔ کہ کاش! اس مسجد کے بنانے والوں میں ہمارا حصہ ہوتا۔ مبارک وہ جنھوں نے اپنے اموال خرچ کئے۔ مُبارک وہ جنھوں نے اس کی بنیاد رکھتے وقت شمولیت کی عزت پائی۔ اور مبارک وہ جنھوں نے اس مسجد کے سب سے پہلے فرش اور روشنی اور بعض دیگر ضروریات میں حصہ لیا۔

سیٹھ احمد الہ دین ان قابل مبارکباد لوگوں میں داخل ہوگئے۔ جن کا مال اس مبارک کام میں خرچ ہوا۔ نہایت قیمتی قالین اور غالیچے اس کے فرش کے لئے آئیں گے۔ مگر ان کی وہ عزت نہیں ہوسکتی۔ جو سیٹھ احمد الہ دین کے پیش کردہ فرش کی ہے۔

مَیں اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں کہ میرے محسن مولا نے مجھے مسجد کی بنیاد رکھنے کی تقریب اور اس کی تعمیر کے وقت کھدائی کے کام میں شمولیت کی سعادت اور اس تحریک اور اس کی قبولیت کی عزت دی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد میں روشنی کے لئے جماعت حیدر آباد نے ایک سال کے لئے اخراجات پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کے قلوب اور ان کے گھروں کو اپنے نور سے منور کرے۔ ابھی مسجد کے متعلق بعض اور بھی ضروریات ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایسے انسان پیدا کر دیگا۔ جن کو اس فضل سے حصہ دینا اس کے ازلی علم میں ہے۔ بہر حال سیٹھ احمد الہ دین صاحب کے لئے ہمارے سب احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو بیش از پیش نیک کاموں کی توفیق دے۔ اور ان پر اور ان کے اہل و عیال اور خاندان پر اپنی رحمت و فضل نازل کرے۔ آمین۔

خاکسار عرفانی ایڈیٹر الحکم۔ نزیل لنڈن۔

اخبار احمدیہ

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک پرانے صحابی کا انتقال

منشی محمد ابراہیم صاحب احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم اور جماعت احمدیہ لدھیانہ کے بزرگ ترین اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے ۱۸۹۱ء میں بیعت کی تھی۔ اور ان کا نام ۳۱۳ اصحاب والی فہرست میں درج ہے۔ ۱۲ر جون ۱۹۲۶ء ایک سو چھ سال کی عمر پاکر اس جہان فانی سے بطرف عالم جاودانی رحلت فرما گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

منشی صاحب موصوف نہایت مخلص احمدی تھے۔ باوجود اس پیرانہ سالی کے جمعہ کی نماز باجماعت مسجد احمدیہ میں پہنچ کر ادا کرتے تھے۔ اشاعت و تبلیغ میں نہایت سرگرم رہتے جب کبھی کوئی غیر احمدی ملاقات کے لئے آتا۔ اسے تبلیغ کرنے میں ذرا نہ جھجکتے تھے۔ وفات سے ایک روز پہلے ایک غیر احمدی صاحب ان کی عیادت کو آئے۔ ان کو حتی المقدور تبلیغ کی۔ اور جاتے وقت ایک قلمی رسالہ مشتمل بر وفات مسیح جو منشی صاحب مرحوم کا خود تصنیف کردہ تھا پڑھنے کے لئے دیا۔

مرحوم کی وفات پر مخالف مولویوں نے اور اہل محلہ نے متفقہ طور پر اس امر کا مشورہ کیا۔ کہ ان کو عام قبرستان میں دفن کرنے سے روکا جائے۔ ہم نے یہ بات معلوم کرکے پولیس میں رپورٹ کی۔ وہاں سے دو سپاہی جنازہ کے ہمراہ متعین کردئے گئے۔ مولویوں اور محلہ والوں کو آنے کا حال معلوم ہوا۔ تو اپنے ارادہ سے رُک گئے۔ مرحوم مزاحمت کے بغیر عام قبرستان میں دفن کئے گئے۔ ہمراہ سو سوا سو آدمی تھے۔

قمرالدین احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ لدھیانہ

شکریہ

ہمارے جلسہ میں جن حضرات نے امداد دی ہے ہم ان کے بہت ممنون ہیں۔ خصوصاً خواجہ غلام حسین صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر رئیس نے ہر رنگ میں ہمیں مدد دی۔ اور اپنا قیمتی وقت جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔ خواجہ صاحب خدا کے فضل سے ایک پُرجوش انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی کامیابی عطا فرمائے۔ لائل پور اور گرد و نواح کے دوستوں کو چاہیئے کہ مقدمات میں ان کا مشورہ حاصل کرکے مستفید ہوں۔ آپ خدا کے فضل سے ایک لائق اور تجربہ کار اور روشن دماغ وکیل ہیں۔

خاکسار عطا محمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ لائل پور

ولادت

مسکین کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے فرزند عطا کیا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا کریں۔

خاکسار محمد دین از بنیاں ضلع گوجرانوالہ

دُعائے مغفرت

ہمیں یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا۔ کہ ۷ر جون ۱۹۲۶ء جناب ماسٹر ثناء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول عیسیٰ خیل کی بچی نسیم اختر فوت ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(۲) خاکسار کی زوجہ ۱۲ر جون ۱۹۲۶ء کو فوت ہوگئی ہے احباب اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار محمد سلیم از جہلم

(۳) برخوردار محمد یسین خان ۱۲ر جون ۱۹۲۶ء فوت ہوگیا ہے۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار مرزا نقی بیگ۔

(۴) میری بڑی لڑکی سردار بیگم ۱۳ر جون ۱۹۲۶ء فوت ہوگئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ برادران سلسلہ اس کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

عاجز محمد پریل احمدی از کمال ڈیرہ (سندھ)

(۵) میری بیوی ۱۸ر جون ۱۹۲۶ء سے خالق حقیقی سے جاملی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب اس کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار عبد الکریم از دہرم کوٹ بگہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲ جولائی ۱۹۲۶ء

"زمیندار" کی تفرقہ اندازی

اخبار "زمیندار" جس نے ایک ہی دن قبل مسلمانان ہند کی مصیبتوں اور تباہیوں کا مرثیہ پڑھتے ہوئے انہیں یہ کہکر "دعوت اتحاد" دی تھی۔ "اب تو یہ حالت ہے کہ مسلمان چاروں طرف سے مصیبتوں میں محصور ہیں۔ اور اندرونی افتراق ہی کے باعث ان کی تمام دفاعی تدابیر اور تمام حفاظتی کوششیں بیکار وغیر موثر ثابت ہو رہی ہیں۔" اس نے دوسرے ہی دن اپنے ہاتھوں اس دعوت اتحاد کی مٹی اس طرح پلید کرکے رکھ دی کہ امام جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے خلاف انسانیت اور شرافت کے تمام اصول اور آداب کو بالائے طاق رکھکر غلط بیانی۔ افترا پردازی اور دہوکہ دہی کا طومار کھڑا کر دیا۔ اور اپنی طرف سے مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرکے فتنہ وفساد کھڑا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا !

اگر داعیان اتحاد کی یہی شان ہو سکتی ہے۔ اگر "دعوۃ اتحاد اُمت" کے لئے چیخنے چلانے والوں کا یہی فرض ہو اور اگر "ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں" کو متحد کرنے کا یہی طریق ہے۔ جو "زمیندار" نے اختیار کیا ہے۔ کہ ایک طرف تو اتحاد اتحاد کا شور مچایا جائے۔ اور دوسری طرف فتنہ انگیزی اور ہیزم کشی اختیار کی جائے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان اغیار کے مقابلہ میں متحد ہو سکیں۔

لیکن اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ اتحاد کے ساتھ تمسخر اور استہزاء کرنا اور اس کے رستہ میں مشکلات پیدا کرنا ہے۔

ہم نے کبھی اس بات پر برا نہیں منایا۔ کہ کوئی ہمارے عقائد اور خیالات پر نکتہ چینی کیوں کرتا ہے۔ ہم تو خود اس کے لئے دعوت دیتے ہیں۔ تا کھرے اور کھوٹے۔ صحیح اور غلط۔ حق اور باطل میں تمیز کرنے کا موقعہ پیدا ہو سکے۔ اور اگر احقاق حق کے لئے متانت اور سنجیدگی کے ساتھ تہذیب و شرافت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوشش کی جائے۔ تو اس طرح نہ صرف کسی قسم کی رنجش اور کشیدگی نہیں پیدا ہوتی۔ بلکہ تعلقات اور زیادہ بہتر اور پختہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ایسا کرنے والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ اور زیادہ وہی ہیں۔ جن کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ غلط بیانی اور دہوکہ دہی کے ذریعہ عوام کو اشتعال دلا کر فتنہ پیدا کریں۔ اور اس طرح انہیں حق کے متعلق سوچنے اور غور کرنے سے روک دیں۔ اخبار "زمیندار" بھی اسی قسم میں داخل ہے۔ اور اسی غرض کے لئے وہ آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف خامہ فرسائی کرتا رہتا ہے

"اتحاد امت" کے اس انوکھے داعی نے اپنے ۲۵ رجون کے پرچہ میں "افکار و حوادث" کے زیر عنوان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک مکتوب میں جو ۲۲ رجون کے الفضل میں شائع ہوا ہے تحریف کرکے اسپر حرف گیری کی ہے اور تمہید میں فتح بغداد کا ذکر ایسے طریق سے کیا ہے کہ گویا بغداد احمدیوں نے ہی ترکوں سے فتح کرکے انگریزوں کے حوالے کیا تھا۔ جس کی وجہ سے احمدی کشتنی اور گردن زدنی ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ بغداد فتح کرنے والے "زمیندار" کے بھائی بند اور ہم مشرب مسلمان تھے۔ اور ترکوں پر گولیاں اور گولے برسانے والے وہی لوگ تھے۔ جو "زمیندار" کے نزدیک اس وقت بھی اور اب بھی پکے مسلمان ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ اگر بغداد کی فتح پر صحف اولیٰ کی پیشگوئیوں کا حوالہ دینا جرم ہے۔ اور مسلمان کہلانے والی سلطنتوں کے اس ظلم و جبر کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ان کی طرف سے سلسلہ احمدیہ کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے یہ خیال کرنا کہ حکومت انگریزی کے اثر اور رسوخ کی وجہ سے اس علاقہ میں بھی مذہبی آزادی حاصل ہو سکیگی۔ گناہ ہے تو بتایا جائے۔ "خلیفۃ المسلمین" کی فوجوں کو اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کرنا۔ "خلافت عثمانیہ" کے مقبوضات پر حملہ آور ہونا اور آخر اپنے خلیفہ سے اس کا ملک چھین کر انگریزوں کے حوالے کر دینا کیونکر جائز اور درست ہو سکتا ہے۔

"زمیندار" اس سے ناواقف نہیں۔ کہ بغداد فتح کرنے والی افواج میں مسلمانوں کی فوجیں بھی شامل تھیں۔ اور نہ صرف اسی جگہ بلکہ اور متعدد مقامات پر بھی مسلمان افواج نے ترکوں پر حملے کئے۔ اور ان کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے یہ سب خبریں "زمیندار" اپنے صفحات پر شائع کرتا رہا۔ مگر اس نے دوران جنگ میں کبھی ایک لفظ بھی اس بارے میں نہ لکھا۔ کہ مسلمان فوجیں ترکوں سے جنگ نہ کریں۔ اور اپنے ہاتھوں "خلافت عثمانیہ" کو نہ مٹائیں۔ اگر "زمیندار" ترکوں کا ایسا ہی خیر خواہ تھا۔ اور "خلافت عثمانیہ" سے اس قدر عقیدت رکھتا تھا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے "خلیفۃ المسلمین" کی فوج میں شامل ہو کر ان کے دشمنوں سے تو اطوار بلکہ اپنے بھائیوں کو "خلافت عثمانیہ" کے مٹانے سے زبانی طور پر روک بھی نہ سکا۔ مصیبت اور تباہی کے وقت اپنے "خلیفۃ المسلمین" سے اسقدر بے وفائی بلکہ غداری کرنے والے "زمیندار" کو آج دوسروں پر بلاوجہ اور بے سبب طعن زنی کرتے ہوئے شرمانا چاہیئے۔

اگر "زمیندار" نے ترکوں کے ہاتھوں بغداد نہ نکلنے کے لئے کوئی کوشش کی ہوتی۔ مسلمان فوجوں کو انگریزوں کی طرف سے بغداد پر حملہ آور ہونے سے روکا ہوتا۔ "خلافت عثمانیہ" کے بقا و قیام کے لئے ترکوں کو انگریزوں کے مقابلہ میں امداد دی ہوتی۔ یا کم از کم دوران جنگ میں اسی طرح ٹسوے بہائے ہوتے۔ جس طرح اب بہاتا ہے۔ تو آج اسے حق ہوتا۔ کہ اپنے آپ کو ترکوں کا سب سے بڑا حامی قرار دیتا۔ اور خلافت عثمانیہ کا سب سے بڑا خیر خواہ کہلاتا۔ لیکن وہ خود جبکہ اس جرم کا سب سے بڑا مجرم ہے جس کا الزام دوسروں پر لگاتا ہے۔ تو اس کا کیا حق ہے۔ کہ دوسروں کے منہ آئے۔

"زمیندار" کو سب سے زیادہ رنج اور صدمہ اس بات سے پہنچا ہے کہ جماعت احمدیہ کو "طول و عرض عراق میں" احمدیت کی تبلیغ کی اجازت حاصل ہو گئی ہے۔ اور وہ اسے "فتح بغداد" کی "قصیدہ خوانی کا صلہ" قرار دیتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"اس قصیدہ خوانی کا صلہ قادیان کو اپنے وقت پر مل کر رہا۔ "سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز" کی اُمت کا نام نصرانیت کے درم ناخریدہ غلاموں کی فہرست میں لکھ لیا گیا۔ اور اب اسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ طول و عرض عراق میں اپنی شریعت کا ڈنکا بجائے۔"

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ عراق میں تبلیغ احمدیت کی آزادی ہز ایکسلنسی امیر فیصل کی توجہ فرمائی کا نتیجہ ہے۔ اور آج تک ممانعت انہی انگریزی حکام کی طرف سے تھی۔ جن کی قصیدہ خوانی کا ہمیں ملزم ٹھہرایا جاتا ہے۔

ایک مسلمان اور اسلام کے نام لیوا کے لئے یہ انتہائی مسرت اور خوشی کا مقام تھا۔ کہ عراق میں جہاں آریہ غریب اور جاہل مسلمانوں کو مرتد کر رہے۔ اور عیسائی تثلیث کے پھندے میں پھنسا رہے تھے۔ وہاں مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے واقف کرنے کا اہم کام احمدیوں نے اپنے کمزور کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور وہ فرض جس کے ادا کرنے میں دنیا کے کروڑوں مسلمان غافل پڑے ہیں۔ اسے عراق میں بھی پورا کرنے کے لئے احمدیوں نے اسوقت تک دم نہیں لیا۔ جب تک [illegible] کے لئے موقعہ نہیں پیدا کر لیا۔ مگر "زمیندار" کے [illegible] احمدیہ پر طعنہ زنی کا یہ ایک نیا موقعہ ہاتھ آ گیا [illegible]

پر اس کے نزدیک "قصیدہ خوانی کا صلہ" ہے۔ کوئی ہوشمند انسان کئی سال سے آریوں اور عیسائیوں کو عراق میں اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے کی سرکاری طور پر کوئی ممانعت نہ ہونے کے باوجود احمدیوں کو بندش رہنے اور پھر بڑی جدوجہد کے بعد اس کے دور ہونے کو کسی خوشامدانہ فعل کا صلہ قرار دے سکتا ہے؟ لیکن فرض کرلو۔ ایسا ہی ہے۔ تو بھی اس میں برائی اور طعنہ زنی کی کونسی بات ہے۔ یہ تو جماعت احمدیہ کی بہت بڑی خوبی اور دین کے ساتھ بے نظیر محبت کا ثبوت ہے کہ یہ اپنے کسی فعل کا صلہ اور معاوضہ اگر کچھ منظور کرتی ہے تو یہی کہ ہر جگہ اسے خدائے قدوس کا نام بلند کرنے اور اس کے سچے دین کو پھیلانے کا موقعہ دیا جائے۔ تاکہ وہ خدا کی مخلوق کو اپنے مولا سے ملنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا رستہ بتلائے۔ کیا یہ بھی کوئی شرم کی بات ہے۔

معاصر "نور" کا رنج افزا التوا

ابھی چند ہی دن ہوئے۔ آریہ اخبار "پرکاش" نے جماعت احمدیہ کی اس اولوالعزمی کا ذکر کیا تھا۔ کہ غیر مبایعین جبکہ اپنے ایک ہفتہ وار اخبار کو بھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں کر سکتے۔ قادیان کی جماعت نے اپنے کئی اخبارات کے ہوتے ہوئے ایک نیا پرچہ "احمدیہ گزٹ" کے نام سے جاری کیا ہے۔ چونکہ اخبارات کسی جماعت اور قوم کی حالت کا اندازہ لگانے کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے احمدیہ گزٹ کا اجراء فی الواقعہ ہماری جماعت کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث تھا۔ لیکن افسوس کہ چند ہی دن بعد ہمیں یہ رنج افزا خبر سننی پڑی۔ کہ معزز معاصر "نور" نے خریداروں کی کمی کے باعث مالی مشکلات کی وجہ سے اپنی اشاعت غیر معین وقت کے لئے ملتوی کر دی ہے۔ معاصر مذکور کی دینی اور مذہبی خدمات کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کئی بار نہایت شاندار الفاظ فرما چکے ہیں۔ ایسے اخبار کا بند ہونا نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ سلسلہ کا دیرینہ اور قابل قدر اخبار الحکم پہلے ہی ایک عرصہ سے معرض التوا میں پڑا ہے۔ اگرچہ اس کے بلند ہمت اور باحوصلہ مالک و ایڈیٹر جناب شیخ یعقوب علی صاحب نے کبھی یہ گوارا نہیں کیا۔ کہ مشکلات سے مجبور ہو کر اخبار کو بند کرنے [illegible] کا اعلان کریں۔ اور ان کی یہی خواہش اور نیت ہوتی ہے [illegible] بھی موقعہ ملے۔ اور حالات مساعدت کریں۔ اخبار [illegible] شروع کر دیں۔ چنانچہ گذشتہ ہفتہ کی ولایتی ڈاک [illegible] خط خاکسار ایڈیٹر الفضل کے نام موصول ہوا ہے۔ اس میں بھی انہوں نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "میں الحکم کو بند نہیں کروں گا۔ بلکہ بہتر موقعہ کا منتظر ہوں۔ اور اس کو زندہ رکھنا اپنی زندگی کا ایک فرض یقین کرتا ہوں" یہ حوصلہ اور یہ ارادہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ اور ہم دست بدعا ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ جناب شیخ صاحب کو جلد موقعہ عطا فرمائے کہ وہ سلسلہ کے قدیمی خادم اور قابل قدر اخبار "الحکم" کو اپنی پوری شان کے ساتھ جاری کر سکیں۔ نیز جماعت کو بھی اس کے متعلق اپنے فرض کے پورا کرنے یعنی خریداری کے ذریعہ "الحکم" کی اشاعت کے لئے بہترین موقعہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ لیکن ایسی حالت میں جبکہ ابھی "الحکم" کی اشاعت ملتوی ہے۔ معاصر نور کی اشاعت کا بند ہو جانا بہت ہی رنج افزا اور تکلیف دہ ہے۔ اور یہ ایسا امر ہے۔ جسے ہرگز گوارا نہیں کرنا چاہئے۔ معاصر "نور" صرف تین سو نئے خریداروں کے پیدا ہو جانے پر جاری رہنے کا یقین دلاتا ہے۔ اور یہ کوئی اتنی بڑی تعداد نہیں ہے جو ہماری جماعت پوری نہ کر سکتی ہو۔ ایک دفعہ پہلے جب انہی حالات میں "نور" نے اپنی اشاعت ملتوی کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص ارشاد کے ماتحت تین سو روپیہ کی رقم بطور امداد صیغہ دعوۃ و تبلیغ سے اُسے حاصل ہو گئی تھی۔ اور اس طرح وہ اپنی زندگی قائم رکھ سکا تھا۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ اخبار کے جاری رہنے کی یہ کوئی ایسی صورت نہیں۔ جسے مستقل قرار دیا جا سکے مستقل صورت تو یہی ہو سکتی ہے۔ کہ کم از کم اخبار کے اتنے خریدار ہوں۔ جن سے اخبار کا خرچ نکل سکے۔ اور یہ جماعت کا کام ہے۔ پس ہم نہایت تاکید کے ساتھ احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ معاصر "نور" کو بند نہ ہونے دیں۔ تا جماعت پر یہ داغ نہ لگے۔ کہ اس کے قدیمی خادم اور پرانے خدمتگذار کس مپرسی کی وجہ سے گوشہ گمنامی میں چھپتے جا رہے ہیں۔ معاصر "الحکم" کا التواء ہی کچھ کم افسوسناک نہیں ہے۔ کہ معاصر "نور" کا بند ہو جانا بھی گوارا کیا جا سکے۔ احباب کرام کو جلد سے جلد ادھر متوجہ ہونا چاہئیے۔

والئے کابل سے ہمدردی

اگرچہ بے گناہ اور معصوم احمدیوں کو بغیر کسی جرم اور قصور کے کابل کے درندہ صفت اور وحشیانہ خصلت مولویوں کے ظالمانہ طریق سے شہید کرنے کی ذمہ واری سے موجودہ فرمانروائے کابل بری الذمہ نہیں ہو سکتے اور ان شہیدوں کے خون کے چھینٹے ان کے دامن پر قیامت تک چمکتے رہیں گے۔ لیکن باوجود اس کے شروع سے ہمارا خیال ہے۔ کہ جو ظلم و ستم ان کی حکومت میں احمدیوں پر ہوا۔ وہ ان کی اپنی کمزوری اور ملانوں کے جاہل اور خونخوار آبادی پر حد سے بڑھے ہوئے اثر اور رسوخ کی وجہ سے ہوا۔ اگر ان میں اتنی طاقت ہوتی۔ کہ ملانوں کے جاہلانہ فتویٰ کا مقابلہ کر سکتے اور انہیں یقین ہوتا۔ کہ ملک کی آبادی ملانوں کے مقابلہ میں ان کی حمایت کریگی۔ تو ممکن تھا کہ وہ اس ظلم صریح کی اجازت نہ دیتے۔

والئے کابل کی وحشی رعایا اور جاہل ملانوں کے مقابلہ میں مجبوری اور بے کسی کا کسی قدر اندازہ اس بیان سے ہو سکتا ہے۔ جو ایک مقتدر انگریز سیاح مسٹر لاول طامس نے حالات کابل کے سلسلہ میں دیا ہے۔ یہ سیاح حال ہی میں کابل جاکر امیر صاحب کی شاہانہ مدارات کا لطف اُٹھا چکا ہے۔ جو اس بات کا ذکر کرنے کے بعد کہ امیر صاحب کابل کو قتل کرنے کی کئی بار کوشش کی جا چکی ہے۔ اور ایک بار انہوں نے بڑی مشکل سے موٹر کو ۷۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بھگا کر اپنی جان بچائی۔ لکھتا ہے:-

"اپنی جان کی حفاظت کرنے میں انہیں ہر وقت ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ آپ کے لئے بیفکر ہونے کا کوئی وقت نہیں۔ اگر ایک دن بھی بے فکر ہوں۔ تو آپ کی تعطیل نعش میں منقلب ہو جائے"

اس حالت مجبوری و معذوری کا امیر پر اتنا اثر ہوا۔ کہ وہ لکھتا ہے:-

"اگر انگلستان کے تمام بادشاہ اور خود اعلیٰحضرت امیر اپنے تاج شاہی میرے پیروں پر ڈال دیں۔ تو میں انہیں قبول نہ کروں۔ کابل کی بادشاہی اطمینان کی زندگی نہیں ہے۔ اور اکثر صورتوں میں اس کی عمر بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ امیروں کے لئے شب کی تاریکی کے حملے یا افغانی خنجر کا کھٹکنا یا بندوق کی گولی کا سینہ سے پار ہونا ویسی ہی معمولی شکایت ہے۔ جیسے ہمارے یہاں درد مفاصل کی شکایت"

(ہمدم ۱۵ر جون بحوالہ ٹائمز آف انڈیا)

ان حالات میں ہمیں فرمانروائے کابل کے متعلق اپنے بھائیوں کے سنگسار کئے جانے کا جو افسوس اور رنج ہے۔ نہ صرف اس میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بلکہ امیر صاحب کابل کی ذات کے متعلق ہمدردی کے خاص جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

طالبات مدرسہ خواتین کے جلسہ دعوت میں

طالبات مدرسہ خواتین نے پچھلے دنوں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو ان کی شام سے آمد پر دعوت دی۔ اور خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا تھا۔ جس کے جواب میں جناب شاہ صاحب نے مختصر سی تقریر کی۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ یہ تقریریں درج ذیل کی جاتی ہیں:-

جناب شاہ صاحب کی تقریر

میں خواتین محترمات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے دعوت کے ذریعہ میری واپسی پر خوشی کا اظہار کیا۔ میرے لئے یہ بہت فخر کی بات ہے۔ کہ مجھے اس مدرسہ میں تعلیم دینے کا موقعہ ملا۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سلسلہ کی خواتین کی روحانی اور علمی ترقی کے لئے قائم کیا ہے میں نے اس مدرسہ کو سارے سفر میں نہیں بھلایا۔ مجھے جہاں کہیں احمدیت کی خوبیوں کے اظہار کا موقعہ ملا۔ میں نے آپ کے مدرسہ کا ذکر ضرور کیا۔ اور میرے عرب دوستوں نے حیرت کے ساتھ اس کا ذکر سنا۔ کہ ایسا مدرسہ اور کہیں قائم نہیں کیا گیا۔ وہ پوچھتے تھے۔ وہاں کی خواتین کیسی ہیں۔ اور تعجب کرتے تھے۔ کہ وہ خواتین جن کے سپرد گھر کی بہت سی ذمہ واریاں ہوتی ہیں۔ وہ کس طرح روزانہ تین گھنٹہ سکول کے لئے نکال سکتی اور پھر سکول کے پڑھے ہوئے اسباق کو یاد کر سکتی ہیں۔ جب میں بتاتا۔ تو ان کے دل میں اس قسم کے مدارس قائم کرنے کی تحریک پیدا ہوتی۔

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کئی بار فرمایا ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے دونوں حصے مکمل نہ ہوں۔ اسی غرض کے لئے آپ کا مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ اور چونکہ آپ کا مدرسہ ایک بے نظیر مقدس وجود کے ہاتھوں قائم ہوا ہے۔ اس لئے مجھے فخر ہے۔ کہ میں نے اس کی تھوڑی سی خدمت کی ہے۔ جس کی وجہ سے میری یہ قدر کی گئی۔ کہ جب میں سفر پر روانہ ہوا۔ تو مجھے الوداعی دعوت دی گئی۔ اور جب میں آیا۔ تو خیر مقدم کی دعوت دی گئی اور خوشی کا اظہار کیا گیا جس کے لئے میں بہت شکر گذار ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنی اہلیہ سیارہ حکمت کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کے دماغ میں میں نے احمدیت کا ایک بڑی حد تک تصور جما دیا ہے۔ اور وہ دلچسپی لینے لگی ہیں۔ آپ سے میں اتنی درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ غریب الوطن ہیں۔ رشتہ داروں سے جدا ہو کر آئی ہیں۔ احمدیت کے متعلق عمدہ خیال لے کر آئی ہیں۔ گرم ملک کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہوئی ہیں۔ اور جب علماء نے فتویٰ دے دیا۔ کہ یہ نکاح ناجائز ہے۔ تو انہوں نے بڑی ہمت سے مقابلہ کیا۔ ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کر کے مجھے ممنون احسان بنائیں۔ اور اپنے نمونہ سے ان میں ایسا پاکیزہ تغیر پیدا کریں۔ کہ اگر انہیں واپس جانے کا موقع ملے۔ تو دمشق کی عورتوں کے سامنے احمدیت کے نمونہ کے طور پر پیش ہو سکیں۔ جو اسلامی تعلیم سے بالکل کوری ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

ہر ایک شخص جو اپنے ہاتھ سے کوئی پودا لگاتا ہے۔ اسے اس پودے سے قدرتی طور پر انس اور محبت ہوتی ہے خصوصاً ان پودوں سے جن کے متعلق اسے خیال ہوتا ہے کہ ہمیشہ اس کے لئے ذکر خیر جاری رکھ سکیں گے۔ جو لوگ درخت بھی اپنے ہاتھ سے لگاتے ہیں۔ وہ انہیں پیارے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب ان کے درخت بعض حادثات یا دشمنوں کے ذریعہ کاٹے جاتے ہیں۔ تو وہ روتے ہیں۔ حالانکہ درخت بول نہیں سکتا۔ اور ذکر خیر کو زبان کے ذریعہ جاری نہیں رکھ سکتا۔ گو درخت سے فائدہ اٹھانے والے کہدیا کرتے ہیں" کہ جس نے لگایا خدا اس کا بھلا کرے۔ لیکن ایسے درخت جو

علمی درخت

ہوتے ہیں۔ جو زبانیں رکھتے اور جن سے ذکر خیر قائم رہتا ہے۔ ان سے دوسرے درختوں کی نسبت بدرجہا زیادہ تعلق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مجھے مدرسہ خواتین سے خاص طور پر محبت ہے۔ اور میں اس مدرسہ کے لئے تڑپ رکھتا ہوں۔ کہ جس غرض کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ وہ پوری ہو یعنی ایسی استانیاں تیار ہوں۔ جو آئندہ نسلوں کی تربیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر سکیں۔ اور ہمارے مدرسہ کی نکلی ہوئی طالبات باقی تمام کو مات کر دیں۔ اسی محبت اور تعلق کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں۔

مجھے حق ہے

کہ مدرسہ کے متعلق ایسی ہدایات یا نصائح جو مفید ہو سکتی ہوں دوں۔

مجھے اس بات پر

نہایت خوشی

ہے۔ کہ طالبات اپنے فرائض کے ساتھ انس اور محبت رکھتی ہیں۔ اور اس بات کو سمجھتی ہیں۔ کہ تعلیم کے ذریعہ ان کی علمی اور روحانی ترقی ہوگی۔ اور وہ جماعت کے لئے مفید بن سکیں گی لیکن خالی احساس کام ہو جانے کے مساوی نہیں ہو جایا کرتا کیسی ہی تڑپ ہو۔ کتنی ہی خواہش ہو۔ جب تک

صحیح ذرائع

حاصل نہ ہوں۔ اور ان پر عمل نہ کیا جا سکے۔ اس وقت تک کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو اگر کوئی سردی کے موسم میں ساری رات کنوئیں سے پانی نکالنے کی مشقت برداشت کرے تو اس طرح روٹی نہ پک جائیگی۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے روٹی پکنے کے لئے جو قانون مقرر کیا ہے۔ اس کی اتباع نہیں کی گئی۔

میرے نزدیک ہماری غرض تبھی پوری ہو سکتی ہے۔ جب کام ان اصول کے ماتحت کیا جائے۔ جو اس کام کے مفاد کے ساتھ وابستہ کئے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ سب سے اہم بات جس کی ان لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ لڑکیوں اور خواتین کی

آواز بلند

ہو۔ اس میں نرمی اور ہچکچاہٹ نہ ہو۔ دلیری ارادہ اور قوت پائی جائے۔ میرے نزدیک ہماری عورتیں کوئی کام کرنے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جب تک ان کی آواز میں قوت اور شوکت ایسی نہ ہو۔ جو پختہ ارادہ رکھنے والے اور کام کرنے والے لوگوں کی آواز میں ہوتی ہے۔ تقریر کی نصف سے زیادہ طاقت آواز میں ہوتی ہے۔ اگر آواز اس طرز پر نکلے۔ کہ اس میں شبہ اور تردد پایا جائے۔ اور یہ خیال ہو کہ نہ معلوم سننے والے میری بات قبول کریں گے یا نہ کریں گے۔ تو اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ ہماری جماعت میں

ایک مولوی صاحب

ہوتے تھے۔ جو بڑے عالم تھے۔ مگر اس طریق سے گفتگو کرتے تھے کہ گویا انہیں اپنی بات پر آپ شبہ ہے۔ جب وہ کسی کے سامنے کوئی دلیل پیش کرتے۔ اور وہ اس پر اعتراض کرتا۔ تو ڈر جاتے۔ ایک دفعہ یہ واقعہ ہوا۔ کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تیس آیات سے ثابت ہوتی ہے۔ اس نے کہا۔ آپ کوئی آیت پیش کریں۔ اس پر انہوں نے ایک آیت پڑھی اس شخص نے کہا۔ اس پر تو یہ اعتراض پڑتا ہے۔ کہنے لگے اچھا اسے جانے دو۔ اور سنو۔ پھر دوسری آیت سنائی۔ اس پر بھی جب اس نے اعتراض کیا۔ تو تیسری سنادی۔ حتیٰ کہ ساری آئتیں

سنا کر ختم کر دیں۔ آواز میں رعب ہو۔ تو اس کا خاص اثر
ہوتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ خواتین کو اس طرح بولنے
کی عادت ہو۔ کہ ان کی

آواز میں شوکت اور رعب

پایا جائے۔ لیکن باوجود اس کے کہ میری یہ خواہش رہی
ہے۔ اور باوجود اس کے کہ میں نے اس کے لئے کوشش بھی
کی ہے۔ میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اب میں یہ کام شاہ صاحب
کے سپرد کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس بارے
میں خیال رکھیں گے۔ اگرچہ وہ پہلے خیال نہیں رکھتے تھے
مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض طالبات ایسی بھی ہیں۔ جنہوں
نے کبھی مدرس کے سوال کا جواب ہی نہیں دیا۔ اور مدرس
نے بھی مجبور کر کے ان سے جواب نہیں لیا۔ خالی تعلیم کوئی
چیز نہیں۔ قرآن کریم نے اس کی مثال گدھے سے دی ہے
جب تک ذوق و شوق۔ امنگ۔ اور عزم نہیں۔ تعلیم کا کوئی فائدہ
نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے لئے بلند پر شوکت۔ دلیری اور
رعب والی آواز ہونی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مدرسہ
خواتین کے مدرس اس امر کا خیال رکھیں گے۔ اور جرأت سے
بولنے فوراً بولنے اور صحیح جواب دینے کی عادت ڈالینگے +

چونکہ میں نقائص کے دور کرنے پر بہت زور دیا
کرتا ہوں جسے سختی سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے خواتین شاہ صاحب
کے آنے پر خوش ہونگی۔ کہ اب میری سختی جاتی رہے گی۔ مگر
جسے انہوں نے سختی محسوس کیا۔ وہی دراصل ان کیلئے
بہترین چیز تھی۔ بچپن میں ہم نے

ایک کہانی

پڑھی تھی کہ ایک ہنری بادشاہ ہوا ہے۔ لڑکپن میں وہ
بہت شوخ تھا۔ ایک گاؤں میں اسے پرورش کے لئے
بھیجدیا گیا۔ وہاں کسی معاملہ میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش
ہوا۔ تو اس نے اپنے آپ کو ولی عہد سمجھ کر مجسٹریٹ سے
گستاخی کی۔ اس پر مجسٹریٹ نے سزا دے دی۔ آخر جب
بادشاہ مرا۔ اور ہنری خود بادشاہ ہوا۔ تو اس نے مجسٹریٹ
کو بلایا۔ مجسٹریٹ ڈرا کہ نہ معلوم مجھ سے کیا سلوک کریگا۔
مگر اس نے بلا کر کہا۔ اس واقعہ کا مجھ پر ایسا اثر ہے۔
کہ میں آپ کو اپنی حکومت میں سب سے بڑا جج بناتا ہوں۔
اس وقت اگر میں قانون کی پابندی کرنا نہ سیکھتا۔ تو آج
بادشاہ نہ بن سکتا +

تو بعض باتیں تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ مگر ان کے
نتائج اچھے نکلتے ہیں۔ خواتین کو اس قسم کی باتوں سے ہمت
نہیں ہارنا چاہیئے۔ اور تکلیف برداشت کرتے ہوئے

علمی ترقی

کرنی چاہیئے۔ اور استادوں کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہیئے۔
کہ تمام طالبات میں ایک قسم کی ہم آہنگی ہو۔ میں امید کرتا
ہوں۔ شاہ صاحب اس بات کو مد نظر رکھیں گے۔ بعض
لڑکیاں جو ہوشیار اور ذہین ہوں۔ وہ جلدی ترقی کر جاتی
ہیں۔ مگر جب جماعت بنائی جائے۔ تو ضروری ہے۔ کہ اسباق
کا خیال رکھا جائے۔ کہ جو کمزور ہوں۔ ان کو بھی ترقی حاصل
ہو۔ اور اس کا طریق یہی ہے۔ کہ ان سے زیادہ سوال کئے
جائیں۔ اور ان کا زیادہ خیال رکھا جائے۔ میرے نزدیک
ایک اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہر ایک سے سوال کئے
جائیں۔ اور ہر ایک کو مجبور کیا جائے۔ کہ جواب دے۔
مجھے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی۔ کہ میری لڑکی نے کبھی سوال
کا جواب نہ دیا تھا۔ جب مجھے معلوم ہوا۔ تو میں نے اسے بلا کر
سختی سے کہا۔ کہ ضرور جواب دینا چاہیئے۔ شاہ صاحب کو
میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جو خواتین نہ بولتی ہوں۔ انہیں بلوائیں
اور جو پڑھائی میں کمزور ہوں۔ ان کی طرف زیادہ توجہ کریں۔
میں نے عورتوں میں یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ وہ کمی کو بہت جلدی
پورا کر لیتی ہیں۔ اگر ان کی طرف خیال رکھا جائے +

پھر ایک اور ضروری بات جس کا خیال رکھنا چاہیئے
یہ ہے۔ کہ خواتین کو

علم کے استعمال کی عادت

پڑے۔ ہمارے لئے صرف نحو ایک ایسا حصہ ہے۔ کہ جسے
نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور اب کے کورس میں رکھدیا
ہے۔ طالبات عموماً کوشش کرتی ہیں۔ کہ غیر زبان بولنے
سے پیچھے ہٹیں۔ لیکن اگر شاہ صاحب عربی پڑھاتے ہوئے
مجبور کریں گے۔ کہ عربی میں جواب دیں۔ تو امید ہے۔ عربی
میں جواب دینے لگ جائیں گی۔ اب ان کی تعلیم اس حد تک
پہنچ چکی ہے۔ کہ ان سے باتیں کرائی جائیں۔ میں اس سال
خواتین کی پڑھائی کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکا۔
امید ہے۔ کہ شاہ صاحب اس کمی کو پورا کر دینگے۔ اور
طالبات سے بھی امید ہے۔ کہ وہ کوشش کریں گی۔ مجھے
افسوس کے ساتھ معلوم ہوا۔ کہ طالبات کو انگریزی کی طرف
زیادہ توجہ ہے۔ گو انگریزی کے ماسٹر (حضرت مولوی شیر علی صاحب)
کہتے رہتے ہیں۔ کہ عربی کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ مگر میں
دیکھتا ہوں۔ کہ انگریزی کی طرف زیادہ ہے۔ شاہ صاحب کو
اس کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔ تاکہ دوسرا فریق زیادہ توجہ نہ
لے جائے +

میرا منشا ہے۔ کہ اب

سکول ٹائم

زیادہ کر دیا جائے۔ اور پانچ گھنٹہ یا پانچ گھنٹہ ہر استاد پڑھایا کرے
اور گفتگو کرنے کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ اگر خواتین چھوٹے
چھوٹے فقرے بولنے لگیں۔ تو ان کی توجہ خود بخود بڑھ
جائیگی۔ عربی یا تو قواعد کے ذریعہ آتی ہے یا پھر بولنے
سے۔ قواعد چونکہ مشکل ہیں۔ اس لئے انہیں یاد کرتے ہوئے
عام طور پر ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ اور انگریزی آسانی سے آ جاتی
ہے۔ اس لئے ادھر زیادہ توجہ کی جاتی ہے۔ عربی مدرس کو
اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ طالبات کی ہمت نہ ٹوٹنے
دے۔ میں نے خواتین سے

عربی کے چھوٹے چھوٹے فقرے

بنوائے۔ مثلاً یہ کہ کاپی کہاں ہے۔ کتاب کہاں ہے۔ کتاب
کس نے اٹھائی کی عربی بناؤ۔ آئندہ گھر کی بول چال کھانے
پینے کے متعلق فقرے اگر استعمال کرائے جائیں تو ان کے
حوصلے بڑھ جائیں گے۔ یا اور کئی طریق زبان سکھانے کے
ہوشیار استاد نکال سکتا ہے۔ سب سے ضروری بات یہی ہے کہ

عربی کی طرف خاص توجہ

ہو۔ یوں تو سارے ہی علوم ضروری ہیں۔ لیکن عربی کے ساتھ
چونکہ ہمارے مذہبی امور وابستہ ہیں۔ اس لئے یہ سب سے ضروری
ہے۔ مگر عربی میں طالب علم جلدی ہمت ہار دیتے ہیں اور ابتدائی
مشکلات کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اسے حاصل نہیں کر سکینگے
حالانکہ یہ بہت تھوڑا سا رستہ ہوتا ہے۔ اسے اگر طے کر لیں۔
تو پھر آسانی ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ ارد گرد عربی بولنے والے ہوں
اور اگر یہ نہ ہوں۔ تو عالم بھی عربی بولنا بھول جاتے ہیں۔ طالبات
کو ابتدائی مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ کوشش کرنی
چاہیئے۔ کہ اس مقام پر پہنچ سکیں۔ زبان دان کہلا سکیں۔ اور
آسانی سے علمی کتابیں پڑھ سکیں +

میں اس نصیحت کے ساتھ اس تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ امید
ہے۔ شاہ صاحب بھی اس بات کی کوشش کرینگے۔ کہ جو خواتین
تعلیم میں کمزور ہیں۔ وہ پیچھے نہ رہیں۔ اور خواتین بھی اس وجہ سے
کہ کوئی استاد زجر نہیں کرتا۔ ایسے مضمون میں سستی نہ کریں گی۔
شرافت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ یاد رکھو ہمارے
سامنے اتنا

عظیم الشان مقصد

ہے۔ کہ جس کے پورا کرنے کے لئے مردوں اور عورتوں سب کو
مل کر کام کرنا چاہیئے۔ عورتوں میں کام کرنے کا سچا جذبہ ہوتا ہے
مگر وہ ہمت جلدی ہار دیتی ہیں۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں۔
کہ استقلال کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھیں +

چونکہ اذان (مغرب کی) ہو چکی ہے۔ اس لئے میں تقریر ختم
کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کیونکہ سنت ہے۔ کہ جو دعوت کرے
اس کے لئے دعا کی جائے۔ اور چونکہ یہ دعوت خواتین مدرسہ
کی طرف سے دی گئی ہے۔ اس لئے یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ دعوت دینے والی خواتین کو علم حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور اس سے اپنے دین کی خدمت کرنے کا موقعہ بخشے +

حدیث لانبی بعدی کے متعلق
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی گوہر افشانیاں

(نمبر ۱)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جو اپنے تہذیب سوز طرز تحریر اور غیر شریفانہ لہجہ میں مضامین لکھنے کے عادی ہیں۔ اس بات کا خاص لحاظ رکھتے ہیں۔ کہ جب کبھی کوئی بات کریں تمسخرانہ لہجہ میں کریں۔ یہ طرز تحریر ممکن ہے۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم مشربوں کے نزدیک پسندیدہ ہو۔ مگر ہوشمند اور مہذب طبقہ کے نزدیک یہ امر نہایت معیوب خیال کیا جاتا ہے اخبار پیغام صلح کا کوئی پرچہ خالی نہیں جاتا۔ جس میں وہ اپنی اس روش کا ثبوت نہ دیتے ہوں۔ اور اپنی اس مشق کا مظاہرہ نہ کرتے ہوں۔ آج میں ناظرین کو اخبار مذکور کے ۱۲ مئی کے پرچہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے استاذی المکرم حضرت حافظ روشن علی صاحب کی اس تقریر پر ریویو اور اظہار خیالات فرمایا ہے۔ جو انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمائی۔ اور اخبار الفضل ۵ مارچ میں چھپ چکی ہے۔ یہ ریویو اور تنقید کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یاوہ گوئی اور دریدہ دہنی کی ایک مثال ہے۔ تمام مضمون کو شروع سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ استہزاء سے پُر اور بازاری الفاظ کی بھرمار سے مملو نظر آئیگا خصوصاً تمام اعتراضات میں اس امر کو خاص طور پر ڈاکٹر صاحب نے نبھایا ہے۔ کہ الفاظ متکلم کے اور مطلب اپنی طرف سے۔ پھر اس پر اعتراضات کی بنیاد رکھی ہے۔ میں ان کے مضمون کے ابتدائی فقرات یہاں نقل کرتا ہوں۔ جن سے ان کی شرافت کا اندازہ ناظرین خود کر لینگے لکھتے ہیں :۔

"محمودی کیمپ بھی "ہمہ خانہ آفتاب است" کی زندہ مثال ہے۔ ایک سے ایک نرالا۔ جو اٹھتا ہے نرالی ہی منطق چھانٹتا ہے۔ لانبی بعدی ایک کانٹا ہے۔ جو محمودیت کے سینہ میں کھٹکتا ہے۔ اس حدیث کی طرح طرح کی تاویلات رکیکہ کی جاتی ہیں۔ مگر نبوت کے اجرا کے لئے اس حدیث کی جو دیوار آہنی کھڑی ہے۔ وہ کسی طرح ٹوٹنے میں نہیں آتی۔ بہتیرا سر پٹکتے ہیں۔ مگر کچھ نہیں بنتا۔ عجیب عجیب مضحکہ خیز تاویلیں کی جاتی ہیں۔ کہ کسی طرح یہ خلش دور ہو۔ مگر وہ کانٹا نکلنے میں نہیں آتا۔"

ڈاکٹر صاحب کے یہ فقرات ان کی شرافت کا فوٹو اور ان کی تہذیب کا آئینہ ہیں۔ لیکن اگر ڈاکٹر صاحب مضمون شروع کرنے سے پہلے براعة الاستہلال یہ غیر معقول فقرات استعمال نہ کرتے۔ تو ان کی عادت کے خلاف ٹھہرتا۔ اس لئے ہم انہیں معذور خیال کر سکتے ہیں۔

یہ تو تمہید تھی جس کا ڈاکٹر صاحب نے مضمون کے شروع کرنے سے پہلے لکھنا ضروری سمجھا۔ اب آپ کی جرح ملاحظہ ہو۔ جو انہوں نے حضرت حافظ صاحب کی تقریر پر کی ہے حضرت حافظ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بیان کرتے ہوئے لانبی بعدی والی حدیث پر بھی روشنی ڈالی تھی۔ اور فرمایا تھا :۔

"اس لانبی بعدی کے متعلق کل کے لیکچر میں آپ نے بہت سی توجیہات سن لی ہیں۔ لیکن ایک مختصر سی توجیہہ یہ بھی ہے۔ کہ یہ حدیث بالکل ٹھیک ہے۔ نبی کریمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ آپ کی زندگی میں۔ نہ آپ کی وفات کے بعد۔ اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ یہ آپ کا زمانہ ہے۔ اور آپ کا زمانہ قیامت تک رہنے والا ہے لیکن اس بعدی کا یہ مطلب نہیں۔ جو ہمارے معترض سمجھتے ہیں۔ بلکہ آنحضرتؐ کے بعد آنے سے یہ مطلب ہے کہ کوئی شخص یہ کہے۔ میں نئی شریعت لایا ہوں۔ پس لانبی بعدی کا یہ مطلب ہے۔ کہ رسول کریمؐ فرماتے ہیں۔ میری لائی ہوئی شریعت کے بعد اب کوئی شریعت نہیں۔ جو لائی جائیگی۔ اور کوئی نبی نہیں۔ جو شریعت لائے۔ پس اب جو شخص یہ کہے۔ کہ میں نئی شریعت لایا ہوں۔ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن وہ جو آپ ہی کے زمانہ کے اندر آئے۔ اور آپ ہی کی شریعت کو چلائے۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا"

ڈاکٹر صاحب اس کے متعلق لکھتے ہیں :۔

"یا حضرت آپ ہی تو فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہو یا آپ کی وفات کے بعد ہو۔ کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو اب کیسے فرمانے لگے کہ وہ جو آپ ہی زمانہ کے اندر آئے۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا"

گویا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک پہلے اور دوسرے فقرہ میں تناقض ہے پہلے کچھ فرمایا۔ اور بعد میں کچھ۔ حالانکہ حضرت حافظ صاحب کی مندرجہ بالا عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا سخت غلطی ہے جہاں آپ نے یہ فرمایا۔ "نبی کریمؐ کی زندگی میں ہو۔ یا آپ کی وفات کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا"۔ بے شک یہ عبارت عموم کا فائدہ دیتی ہے۔ مگر آگے آپ نے "لیکن" کا لفظ کہکر اس میں سے استدراک کر لیا۔ جیسے فرماتے ہیں :۔

"لیکن وہ جو آپ ہی کے زمانہ کے اندر آئے۔ اور آپ ہی کی شریعت کو چلائے۔ وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا"

پس ڈاکٹر صاحب کا یہ اعتراض تب درست ہوتا۔ اگر حضرت حافظ صاحب نے لیکن کے لفظ سے ایک خاص صورت کا استثناء نہ کر لیا ہوتا۔

ڈاکٹر صاحب نے دوسری جرح یہ کی ہے کہ :۔

"اگر مطلب شاعر در دل یہ ہو۔ کہ بعدی سے مراد یہ ہے، کہ آپ کے زمانہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد اور اس سے مراد ہے۔ قیامت کے بعد جیسا کہ آپ کے اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے "اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اب آپ کا زمانہ ہے۔ اور آپ کا زمانہ قیامت تک رہنے والا ہے" یعنی چونکہ قیامت تک آنحضرتؐ کی نبوت کا زمانہ ہے پس لانبی بعدی کے یہ معنے ہوئے۔ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ ختم ہونے کے بعد یعنی قیامت کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا .... تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس مہمل اور بے معنی فقرہ کے فرمانے کی آنحضرت کو کیا ضرورت پیش آئی تھی"

ڈاکٹر صاحب! یہ مطلب شاعر در دل نہیں۔ بلکہ مطلب مقرر ظاہر ہے جس کو آپ جیسے متعصب نے بھی سمجھ لیا۔ لیکن اس کا آپ نے جو .. بیان کیا ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے زمانہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد" تو صرف اس شخص کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔ جو یہ دعویٰ کرے کہ آنحضرتؐ کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اور اب میرا ہے۔ ورنہ حضرت حافظ صاحب کا یہ اپنا عقیدہ تو نہیں ہے۔ کہ آنحضرتؐ کا زمانہ بھی کبھی ختم ہو گا۔ کیونکہ آپ کے زمانہ کے ختم ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کی شریعت نہیں رہی۔ اور یہ آپ بھی تسلیم کرینگے کہ حضرت حافظ صاحب کا یہ عقیدہ نہیں۔ جیسا کہ آپ نے خود ان کا یہ فقرہ نقل کیا ہے۔ "اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ آپ کا زمانہ قیامت تک رہنے والا ہے۔ اور دوسری جگہ حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ لانبی بعدی کے ماتحت وہ شخص نبی نہیں ہو سکتا ہے۔ جو یہ دعویٰ کرے۔ کہ رسول کریمؐ کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اور اب میرا ہے" پس لانبی بعدی کے یہ معنے بالکل ظاہر ہیں کہ آپ کے زمانہ نبوت کا چونکہ اختتام نہیں۔ اس واسطے آپ کے بعد تشریعی نبی بھی نہیں آ سکتا۔ باقی جو غیر شرعی ہو وہ بعد کیسے کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو آپ ہی کی شریعت پر چلتا ہے اور اسے ہی چلائیگا پس زمانہ کے اندر یا باہر ہونا بلحاظ شریعت ہے۔ اگر کوئی نئی شریعت چلائے تو اس کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب اس کا زمانہ ہے۔ ایسا شخص اس حدیث کی تہدید کے نیچے آئے گا۔ لیکن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہی کی شریعت چلائے۔ وہ بعدی میں شامل نہ ہوگا۔ اور اس حدیث کی تہدید کے نیچے نہ آئے گا۔ پس "نبوت کے زمانہ کے ختم ہونے کے بعد" کا فقرہ صرف ان لوگوں کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نئی شریعت کے مدعی ہیں۔ نہ کہ حضرت حافظ صاحب کا یہ اپنا عقیدہ ہے۔

حضرت حافظ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا:۔

"اگر بعدی سے مراد رسول کریمؐ کی زندگی کے بعد کا زمانہ مراد ہو۔ کہ اس میں کوئی نبی نہ ہوگا۔ جیسا کہ ہمارے مخالفین اس سے مراد لیتے ہیں۔ تو پھر مسیلمہ جھوٹا نہ ہوا۔ کیونکہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اپنی شریعت بھی چلائی تھی۔ اور زندہ بھی رہا"

اس پر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر لانبی بعدی کے بالفرض یہ معنے ہوں کہ میری زندگی کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو اس سے یہ استدلال کیسے کیا جا سکتا ہے۔ کہ پھر مسیلمہ جھوٹا نہ ہوا۔ کیا "میری زندگی کے بعد" نبی نہ ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ میری زندگی میں جھوٹا سچا جو بھی ہو اُسے مان لو"

سب سے پہلے میں لفظ "بالفرض" کی تشریح ڈاکٹر صاحب کے الفاظ میں ہی کئے دیتا ہوں۔ کہ ان کی اس سے کیا مراد ہے فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ یہ حافظ صاحب کی صریح زبردستی ہے۔ جو انہوں نے اس معنے کو اپنے مخالفین کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ حافظ صاحب کے مخالفین ہرگز یہ معنے نہیں کرتے"

معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے لفظ مخالفین کے نیچے صرف اپنے آپ کو سمجھ رکھا ہے۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا میں اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو حق کے مخالف ہیں آپ کو یہ غلطی کیوں لگ گئی۔ کہ مخالفین سے صرف آپ ہی مراد ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کو تقریر کرتے وقت ڈاکٹر صاحب کا وجود یاد بھی ہو یا نہ ہو۔ مگر ڈاکٹر صاحب خواہ مخواہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ ہم ہی مراد ہیں۔ ڈاکٹر صاحب! اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو مخالفین کے لفظ کے تحت میں آتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ یہ معنے نہ بھی کرتے ہوں تو آپ کے دوسرے ہم خیالوں میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو یہ معنے کرتے ہیں۔

اب ڈاکٹر صاحب کی تعجب کی حقیقت بھی سُن لیجئے فرماتے ہیں۔ کہ کیا میری زندگی کے بعد نبی نہ ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ میری زندگی میں جھوٹا سچا جو بھی ہو اُسے مان لو"

حضرت حافظ صاحب کا تو صاف یہ مطلب تھا کہ اگر لانبی بعدی والی حدیث کے یہ معنے کئے جائیں۔ کہ آپ (رسول کریمؐ) کی زندگی کے بعد کوئی نبی نہیں" تو پھر وہ لوگ جنہوں نے آپ کی زندگی میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ اس حدیث کی رو سے جھوٹے ثابت نہیں ہونگے۔ اور نہ ہی اس کی تہدید میں وہ داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ معنے کئے جائیں جو ہم کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ "آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں" تو وہ لوگ بھی اس حدیث کی رُو سے جھوٹے ہو جائیں گے۔ جو آپ کی شریعت کے بعد شرعی نبی ہونے کے مدعی ہوں چاہے وہ آپ کی زندگی میں ہوئے ہوں یا آپ کے بعد۔ ہمیں ان کی جانچ و پڑتال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور نہ ہی کسی دوسری تحقیقات کی حاجت پڑیگی۔ صرف اس حدیث کی رُو سے ہی ہم ان کے کذب کو معلوم کر لیں گے۔ مگر ڈاکٹر صاحب اس بات کو بھی قابل اعتراض سمجھکر فرماتے ہیں "کیا میری زندگی کے بعد نبی نہ ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ زندگی میں جھوٹا سچا جو بھی ہو۔ اُسے مان لو" ڈاکٹر صاحب بے شک اس کا یہ مطلب نہیں۔ مگر اس جگہ محض کذب پر بحث نہیں ہو رہی۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ آیا اس حدیث کی رُو سے وہ جھوٹے مدعی نبوت شرعیہ جنہوں نے آپؐ کی زندگی میں ہی دعویٰ کیا تھا۔ ان معنوں کے لحاظ سے جھوٹا ثابت ہوں گے۔ یا نہیں۔ پس یہاں پر مطلق کذب پر بحث نہیں۔ بلکہ بحث اس حدیث کی رُو سے ان کا کذب ہے۔ لہذا ڈاکٹر صاحب کا یہ اعتراض درست نہیں۔ (باقی آئندہ)

خاکسار علی محمد اجمیری۔ مولوی فاضل۔ قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے عزیزوں میں احمدیت

سرحد میں اشاعت احمدیہ

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری گذشتہ فروری میں محض اس غرض کے لئے پشاور بلائے گئے تھے۔ کہ پشاور میں احمدیت کے اثر کو لوگوں پر سے زائل کریں۔ جیسے کہ انہوں نے اپنے لیکچروں میں بھی کئی بار اس بات کا تذکرہ کیا مگر اس کا نتیجہ الٹا نکلا۔ جب وہ پشاور آئے۔ تو ان کے پاس ان کے اہل حدیث رفقاء نے شکایت کی۔ کہ شیخ محمد سعید صاحب کلرک دفتر اے۔ ڈی۔ ایس اینڈ ٹی (یہ صاحب اہلحدیث تھے) سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ مولوی صاحب نہایت حیرت زدہ ہو کر فرمانے لگے "اوہو ہمارے عزیزوں میں بھی احمدیت داخل ہو گئی ہے" جناب شیخ صاحب کو اسی وقت طلب کیا گیا۔ اور پورے طور سے ان کو ہمارے خلاف تبلیغ کی گئی۔ مگر خدا کی شان کہ تبلیغ کا اثر ان پر ایسا ہوا۔ کہ آج نہ صرف وہ خود بلکہ معہ تمام اہل وعیال کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں۔ الحمدللہ۔

نیز پشاور کے قریب موضع سفید ڈھیری میں اہلحدیث کے ایک مبلغ مولوی بہرام خان صاحب محض اس غرض کے لئے رہتے ہیں۔ کہ لوگوں کو اہل حدیث بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً ۱۳۰ احباب سے زائد موضع سفید ڈھیری اور موضع براچیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہوئے۔ ثم الحمدللہ۔

خاکسار۔ محمد عبدالحق احمدی۔ سکرٹری انجمن شبان الاحمدین پشاور

چندہ خاص اور جماعت قادیان کے بعض احباب

یکمشت چندہ خاص چالیس ۴۰ فی صدی ادا کرنے والوں کی کچھ فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب محکمہ دعوت و تبلیغ کی فہرست درج کی جاتی ہے:۔

چودہری فتح محمد صاحب سیال (ایم۔ اے)۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر۔ جمعدار نواب الدین صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی۔ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری۔ مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی ظل الرحمن صاحب۔ حافظ جمال احمد صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب۔ ماسٹر سراج الدین صاحب مولوی قمر الزمان صاحب۔ مولوی مصباح الدین صاحب مولوی عبدالرحیم صاحب کنگی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی محمد مبارک صاحب۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد مولوی غلام فرید صاحب۔ مولوی رحمت علی صاحب چودہری غلام محمد صاحب۔ مولوی فیروزالدین صاحب ڈاکٹر نور احمد صاحب۔ قریشی محمد حنیف صاحب۔ قریشی رمضان احمد صاحب۔ منشی فیروز الدین صاحب منشی محمد اسحٰق صاحب۔ منشی محمد حسین صاحب۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔

خاکسار

عبدالمغنی۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

پادری عبدالحق کی غلط گوئی

اور

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی حق پوشی

۱۷ مئی ۱۹۲۶ء کی رات کو پادری عبدالحق صاحب اور مولوی اللہ دتا صاحب احمدی جالندھری کا بمقام گجرات مسئلہ نجات پر مختصر مگر زبردست مباحثہ ہوا۔ دوران بحث میں مولوی صاحب نے فرمایا۔ عیسائی نجات کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام جیسے پاکباز انسان کو (نعوذ باللہ) لعنتی ماننا پڑتا ہے۔ چنانچہ ان کی الہامی کتاب میں لکھا ہے۔ "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا۔ وہ لعنتی ہے۔" (گلتیون ۳/۱۳) اس لئے عیسائی دوستوں کو کفارہ کا عقیدہ ترک کر دینا چاہئیے۔ پادری صاحب نے اس اعتراض کو تو چھوا تک نہ۔ ہاں بار بار کے مطالبہ سے تنگ آکر کہنے لگے۔ کہ اس جگہ اللہ یار اور مولوی صاحب کا پہلی دفعہ مباحثہ ہوا تھا۔ اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے میرے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ بہت تکرار کے بعد قرار پایا۔ کہ مولوی صاحب مذکور سے دریافت کیا جائے۔

مولوی صاحب نے اپنی حلفیہ شہادت تحریر فرمائی۔ "بلکہ میرے اکیلے پر فیصلہ کا کیا انحصار" کے الفاظ لکھ کر اصل مطلب کو تو ہضم کر گئے۔ ہاں من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود" کے ارشاد نبوی کی تصدیق کے لئے یہ لکھ دیا۔ کہ کئی اور لوگوں نے پادری صاحب کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ جن کے نام پادری صاحب نے نوٹ کر لئے تھے۔ اور کہا تھا۔ کہ "اخبار نور افشاں میں یہ چھپواؤں گا"

کیا پادری صاحب نے اس عظیم الشان مصدقہ فتح کو "نور افشاں" میں مطابق وعدہ چھپوایا؟ نہیں اور ہرگز نہیں کیوں؟ ع

کچھ تو تھا جس کی پردہ داری تھی

پادری صاحب کو خوب معلوم تھا۔ کہ یہ ایک دو ہندو محض دنیا نوسی خیالات اور کم فہمی کی وجہ حضرت مسیح "کے متعلق لفظ لعنتی پر جو الزام آتھم انجیل سے پیش کیا گیا تھا برہم ہو کر ان کے ہمنوا بن گئے ہیں۔ نہ کہ ان کو فاتح سمجھ کر۔ کیا وہ لوگ آپ کی بدحواسی نہ دیکھتے تھے۔ اور در اصل وہ بھی مولوی اللہ دتا صاحب کی ہی تائید کر رہے تھے۔ کیونکہ مولوی صاحب کا استدلال بھی مندرجہ بالا حوالہ سے یہی تھا۔ کہ عیسائی صاحبان کفارہ کی خاطر حضرت مسیح جیسی مقدس ہستی کو نعوذ باللہ لعنتی مانتے ہیں۔ جس کے جواب میں پادری صاحب نے کہا۔ کہ جو اس کو لعنتی کہے۔ وہ خود لعنتی ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ بقول پولوس رسول نعوذ باللہ یسوع مسیح لعنتی ٹھہرے۔" (گلتیون ۳/۱۳) اور بقول جناب حضرت پولوس بھی لعنتی قرار پائے۔ چہ خوب! اس پر ایک پرانے ہندو دوست نے کہا۔ کہ حضرت مسیح کو لعنتی نہ کہنا چاہئیے جو حقیقتاً مولوی اللہ دتا صاحب کی تائید اور پادری عبدالحق صاحب کی تردید اور اناجیل کی تغلیط تھی۔ تب مولوی سیالکوٹی صاحب نے بھی پادری صاحب کو بٹھا دیا اور کہا کہ اس کا تم کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ چنانچہ خود پادری عبدالحق صاحب نے مولوی محمد ابراہیم صاحب وغیرہ کے اسٹیشن بھگتانوالہ پر اتر جانے کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب سے کہا۔ کہ مولوی ابراہیم وغیرہ تو ہمیں ذلیل کرنا ہی چاہتے تھے۔ آپ نے بھی بہت سختی کی ہے۔ (ملخصاً)

کیا مولوی محمد ابراہیم صاحب صاف لفظوں میں موکد بعذاب حلف اٹھائیں گے۔ کہ انہوں نے مولوی اللہ دتا صاحب کی تائید کرتے ہوئے پادری صاحب کو لاجواب نہ قرار دیا تھا؟ اور کیا اسی مباحثہ میں پادری صاحب کو یہ نہ کہا تھا۔ (بزبان پنجابی) "آپ ابھی بچے ہیں۔ اس کا جواب نہیں دے سکتے"؟ پس پادری صاحب کے باوجود وعدہ کے اس کو نہ چھپوانے میں سوچنے والوں کے لئے دلیل اور مولوی صاحب کی تحریر کار موجود ہے۔ اے کاش! کہ آپ کو آیت "لا یجرمنکم شنآن قوم" الخ یاد ہوتی۔ اور سمجھتے۔ کہ ایسی باتوں سے پرانی عزتوں کا بدلا نہیں اتر سکتا۔

اندریں حالات جبکہ مولوی محمد ابراہیم صاحب نے نہ "اپنا فیصلہ" حلفیہ شہادت سے درج کیا ہے۔ اور نہ ہی "متفقہ فیصلہ" کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ محض احمدیت کی عداوت میں حق سے دشمنی کی ہے۔ ہم نصاریٰ بالخصوص پادری عبدالحق صاحب کے سامنے یہ طریق فیصلہ پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ مندرجہ بالا حوالہ (گلتیون ۳/۱۳) کا تحریری جواب شائع کر دیں۔ تا کہ اہل انصاف بھی آپ کے جواب اور صداقت کیشی کی داد دے سکیں۔ بھلا کوئی عیسائی اس طریق فیصلہ کو اختیار کریگا؟ دیدہ باید۔

پادری صاحب مذکور کی کذب بیانی کے اثبات کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ گجرات کی پبلک گویا ہے۔ کہ جب مولوی اللہ دتا صاحب نے آتھم کی پیشگوئی کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ اس میں "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" کہ الفاظ موجود ہیں۔ تو پادری صاحب نے دیدہ دلیری سے کہدیا۔ کہ مرزا صاحب بعد میں شرطیں لگا دیا کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ) اصل پیشگوئی میں یہ الفاظ نہیں۔ مگر جب مولوی صاحب نے للکارا۔ اور اصل کتاب (جنگ مقدس) منگوائی گئی۔ تو پادری صاحب نے الہامات مرزا مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری" نکالی۔ مگر اس میں بھی یہ الفاظ موجود تھے۔ جس پر پادری صاحب عرق خجالت میں غرق اور کذب بیانی کی مجسم تصویر بن گئے۔ کیا مذہبی مناظر کیلئے ایسی دروغ بافی جائز ہے؟

پادری صاحب قصور میں لکھ کر دے چکے ہیں۔ ھل تتکلم فی اللسان عربی۔ اگر یہ فقرہ لسان عربی کی رُو سے غلط ہے۔ تو میں مانتا ہوں۔ کہ اللہ دتا جالندھری مجھ سے زیادہ عربی جانتا ہے۔ عبدالحق" افسوس! اغلاط ثلاثہ سے مرکب فقرہ کو صحیح بتلانا۔ اور عربی دانی کا دعویٰ

المشتہر

خاکسار عبدالرحمٰن احمدی خادم سکرٹری ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن

حصہ وصیت میں اضافہ

مندرجہ ذیل احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ سن کر وصیت میں اضافہ فرمایا ہے:۔

(۱) مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل ٹیچر مدرسہ احمدیہ نے ۱۹۱۸ء میں حصہ جائداد کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مگر ان کا گذارہ وصیت کردہ جائداد کے علاوہ بھی تھا۔ یعنی وہ مدرسہ احمدیہ میں مبلغ ما صہ روپیہ تنخواہ کے مدرس ہیں۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔ میری سابقہ وصیت نمبر ۱۵۵۱ بدستور قائم رہیگی۔ اور (۲) یہ اضافہ یہ کرتا ہوں۔ کہ زندگی میں تو اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر قبضہ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۲) مسماۃ بصری صاحبہ اہلیہ خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کی وصیت زیورات اور مہر یعنی جائداد منقولہ کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا ہے۔ اب تحریر فرماتی ہیں چونکہ مجھے عہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنے جیب خرچ کا بھی دسواں حصہ ادا کرتی رہونگی۔

(۳) جناب ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم لکھتے ہیں:۔ میری اہلیہ (مسماۃ مریم بانو بیگم صاحبہ) نے مجھے لکھا ہے کہ حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ پڑھ کر میرے دل میں اس بات کی تڑپ پیدا ہوئی۔ کہ حصہ وصیت ضرور بڑھانا چاہئیے۔ مگر بوجہ طبعی حجاب کے آپ کو وصیت کرتے وقت کہہ نہ سکی۔ اب میں اس بات کی درخواست کرنے کی جرأت کرتی ہوں۔ کہ میری وصیت بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۹ حصہ کر دی جائے۔ بندہ بھی حصہ وصیت بڑھانے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ انشاء اللہ جلدی بڑھاؤں گا۔ (محمد سرور سکرٹری مجلس کارپرداز)

علاقہ ملکانہ کیلئے مبلغین کی ضرورت

علاقہ ملکانہ میں آریوں نے دوبارہ اپنا جال نہایت تندہی سے پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ اور کوئی احمدی اس بات سے بے خبر نہیں۔ کہ یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنوں کو غیروں کے حملوں سے بچائیں۔ اور غیروں کو اسلام کی نعمت سے متمتع کریں۔ اگر اس وقت ہم نے آریوں کے حملوں سے ملکانوں کو نہ بچایا۔ اور غیروں پر اسلام کی خوبیاں ظاہر کر کے اسلام سے ان کو مانوس نہ کیا۔ تو ہماری ایک طویل محنت کے رائگاں جانے کا سخت خطرہ ہے۔ لہٰذا اسلام کا بول بالا کرنے کے واسطے جس کے لئے اس زمانہ میں احمدی جماعت کو کھڑا کیا گیا ہے۔ علاقہ ملکانہ میں خصوصیت کیساتھ احمدی احباب کے مال کی اور وقت کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے حسب سابق احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نام دفتر دعوۃ و تبلیغ میں ارسال فرمائیں۔ اور جو اپنے نام ارسال فرما چکے ہیں۔ وہ ایفاء وعدہ سے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس وقت علاقہ ملکانہ میں ان کی خدمات کی سخت ضرورت ہے اور جو دوست خود نہیں جاسکتے۔ اور انہوں نے تین ماہ کیلئے یا ایک دو دو ماہ کے لئے ایک مبلغ کا خرچ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ بھی جلد روپیہ ارسال فرمائیں تاکہ ان کی طرف سے وہاں مبلغ روانہ کرنے کا انتظام کیا جائے اور دوسرے دوست بھی جنہوں نے ابھی اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ یا وہ جو اور زیادہ حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ بھی روپیہ ارسال کر کے خدا تعالیٰ سے اجر حاصل کریں۔ یا وہ دوست جو ایک ماہ یا دو ماہ یا تین ماہ کے لئے ایک مبلغ کا خرچ ادا نہیں کر سکتے۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تو وہ بھی حسب توفیق لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا روپیہ ارسال کر کے اسلام کی قوت و ترقی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مثل مشہور ہے۔

قطرہ قطرہ بہم شود بسیار

غرض آریوں کے اس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے احباب کی خواہ وہ امیر ہوں یا غریب ہوں خود جا سکتے ہوں۔ یا خود نہ جا سکتے ہوں۔ سب کی فوری توجہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس کار خیر میں ایک غریب احمدی کا ایک پیسہ بھی کام دے سکتا ہے۔ اس لئے امیر و غریب سب کی خدمت کی اس وقت سخت ضرورت ہے۔

(ناظر صیغہ دعوت و تبلیغ قادیان)

مبلغ کی ضرورت

مین پوری علاقہ بنجائن میں ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو وہاں امامت کرائے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت بھی کرے۔ اور تبلیغ احمدیت بھی کرے۔ تنخواہ مبلغ چودہ روپیہ ملیگی۔ تمام درخواستیں بنام ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان آنی چاہئیں۔

(فتح محمد سیال ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اعلان نظارت امور عامہ

(۱) جن احمدیوں کو نیلی بار میں مربعہ ملے ہیں۔ یا ملنے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنے نام و پتہ بمعہ تعداد مربعہ جات مجھے تحریر فرمائیں۔ تا احمدیوں کے لئے ایک جگہ مربعہ مخصوص کرائے جائیں۔

(۲) ایک سرکاری دفتر میں ایسے کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جو امتحان انٹرنس پاس ہوں۔ اور ٹائپ کا کام کر سکتے ہوں۔ درخواستیں بمعہ نقول سندات دفتر امور عامہ میں آجاویں۔ درخواستیں ٹائپ شدہ ہوں۔ جن کی درخواستیں قابل توجہ ہونگی۔ انہیں مضمون نویسی۔ انگریزی اور ٹائپ کے امتحان دینے کے واسطے بلایا جائیگا۔ پاس ہونے پر نام درج رجسٹر امیدواران کیا جائیگا۔ اور جگہ خالی ہونے پر بلایا جائیگا۔

(۳) مستری محمد الدین صاحب احمدی ساکن جہلم متصل سٹی پولیس ایک احمدی۔ ای۔ او۔ ڈبلیو ریلوے کے ماتحت کام معماری کرتے رہے ہیں۔ جن کے ماتحت وہ کام کرتے تھے۔ وہ ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اب وہ اس محکمہ میں معماری کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی احمدی بھائی ان کی ملازمت کا انتظام کر سکے۔ تو ان کو محولا بالا پتہ پر خط لکھ کر بلوا لیں۔ اور ایک اطلاعی خط مجھے بھیجدیں۔

(محمد صادق عفی اللہ عنہ ناظر امور عامہ)

احباب کرام

اس نئی جلد کے شروع ہوتے ہی الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کا زندگی بخش کلام کثرت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔

(مینجر الفضل)

تمباکو سگریٹ کے نقصان

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ تمباکو میں جو نکوٹائن نامی زہر ہوتا ہے۔ اسکی ایک بوند اگر کسی انسان کو دیدی جائے۔ تو چار پانچ منٹ ہی اس کا خاتمہ کرنیکے لئے کافی ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ زہر تمام زہروں سے مہلک ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر ولیم ہمسنڈ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بلا شک تمباکو نوجوانوں اور بچوں کی تکمیل جسمانی میں حارج ہوتا ہے اور قد و قامت اور رو شیدگی کو مار دیتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلر صاحب لکھتے ہیں کہ تمباکو کا اثر دل اور دماغ دونوں پر بہت بڑا پڑتا ہے۔ امراض دل، سکتہ اور مرگی اکثر لاحق ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تمباکو استعمال کرنے والا طالب علم اپنی جماعت کے دیگر طلباء سے کبھی بھی بڑھکر نمبر حاصل نہیں کر سکتا۔ اور عموماً امتحان میں فیل ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر بلانت صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بصارت کے واسطے بالخصوص تمباکو نوشی سخت مضر ہے۔ اسی لئے اہل جرمن زیادہ تر عینک استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ وہاں سگریٹ کا استعمال کثرت سے ہے۔ ڈاکٹر جے۔ ایچ کیلاگ ایم۔ ڈی کا قول ہے کہ تمباکو اگر زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے تو زہر۔ ورنہ اس کی ہر مقدار مضر اور نقصان رساں ضرور ہے۔ خون فاسد اور دماغ بھاری۔ دل مضمحل ہو جاتا ہے۔ جلد نیلی اور بصارت کم۔ جگر کا فعل خراب رگ اور پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ سانس لینے کے مقام پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ بال جلد سفید ہو جاتے ہیں۔ دانت کمزور اور ہلنے لگ جاتے ہیں اور بچوں میں تو بہت جلدی ہی نقصان ظاہر ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر الفنس فرماتے ہیں۔ تمباکو پینے والوں کے گلہ میں جو پھوڑا ہوتا ہے۔ وہ عام مشہور ہے۔ تمباکو کا استعمال بولنے گانے اور نگلنے میں بہت خرابی پیدا کرتا ہے۔ بڑھاپے میں موتیا بند ہو جاتا ہے اور پھوڑا پڑ جاتا ہے اور اس کے استعمال کرنے والے یکایک مرجاتے ہیں۔ ڈاکٹر وڈ ورڈ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تمباکو سے مرگی۔ گلہ کا بیٹھ جانا۔ تپدق۔ غنودگی صفرا۔ چھاتی اور سر میں درد۔ لرزہ ہوکر آنا۔ بد ہضمی۔ ناسور۔ پاگل پن وغیرہ امراض ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سٹ ونسن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تمباکو کے استعمال سے دماغی طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور قوت حافظہ میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور پاگل آدمیوں کی تعداد بھی تمباکو کے باعث بڑھتی جاتی ہے۔ ڈاکٹر ایڈورڈ بی فٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تمباکو نامردی کا پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ امریکہ میں جو عورتیں تمباکو کے کارخانہ میں کام کرتی ہیں۔ ان کو قسمت سے ہی اولاد ہوتی ہے۔ نیویارک کے مشہور ترین ڈاکٹر آر۔ ٹی ٹرال۔ ایم۔ ڈی کی تو یہ دست بیان ہے۔ کہ وہ آدمی جو تمباکو استعمال کرتا ہے۔ کبھی بھی خاوند یا باپ بننے کے قابل نہیں ہے۔ اور اپنے بچوں کو دائم المریض اور کمزور جسم بنانے کا کسی بھی گنہگار ماں باپ کا حق نہیں ہے۔ تمباکو نوجوانوں کو بدفعلی اور بدمعاشی کی طرف ہاتھ پکڑ کر۔۔۔۔۔

[Margin note, written vertically: [illegible]]

(اشتہارات)

ولایت کی نئی کاریگری

ایک دن میں تین شکلیں بدلنے والی کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بیچ کر ان کے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو۔ کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہو کار بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ جہاں دکھائیے۔ انہیں کوئی دو سو روپیہ سے کم نہیں بتا سکتا۔ کاٹو۔ تپاؤ۔ کسوٹی پر لگاؤ۔ سونے ہی کا کس آئیگا۔ ہاتھوں میں پہنا کر پھر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں۔ تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب مل گئیں۔ تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب الگ ہو جائیں تو عمدہ لہریہ پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں کہیں بیٹھیں۔ تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر دنگ رہ جاوینگی۔ اور کہیں گی۔ کہ ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر نہ پڑے۔ تو بات نہیں۔ چمک دمک اور رنگ ان چوڑیوں کا ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ملمع وغیرہ نہیں جو اتر جائے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام عہ۔ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔ محصولڈاک علاوہ ÷

پتہ

ایس۔ کے اصغر اینڈ کو ٹلیا محل دہلی

بی اے پاس کرو یا بیل چکی خریدو

آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پس جاتا ہے۔ دانہ فی گھنٹہ چار من دلا جاتا ہے طاقتور ایک ورنہ دو بیل چلا سکتے ہیں۔ وزن مشین ۸ من پختہ۔ نرخ فی من بارہ روپیہ۔ مبلغ پچاس روپیہ بیانہ آنے پر مال روانہ کیا جاتا ہے

میاں مولا بخش۔ اینڈ سنز بٹالہ پنجاب

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمل پور
میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے

دستخط صاحب سول سرجن بہادر۔ نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (صہ) تریاق چشم رجسٹرڈ + محصولڈاک بوازی (۸) بذمہ خریدار ہوگا ÷

المشتہر:۔ خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ۔ گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

اگر فائدہ نہ ہو۔ تو دام واپس

آنکھوں کے مریض فائدہ اٹھائیں

لمبے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ گرنیول بکس ککروں یعنی روہوں۔ لالی۔ آشوب چشم۔ پانی بہنے۔ نظر گھبرانے خارش چشم۔ زخم چشم۔ دھند۔ غبار۔ ضعف بصر۔ مواد آنے۔ پپوٹوں کے جھڑ جانے کے لئے مفید ہے۔ کثیر التعداد مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ بکس سو فیصدی مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ چنانچہ بفضل تعالیٰ اس بھروسہ پر ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کو یہ بکس جس میں مندرجہ بالا امراض کے لئے دوائیاں ہیں۔ استعمال کرنے سے کچھ مفید نہ ہو۔ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی آنکھوں کے مریض فائدہ اٹھائیں رسالہ رہبر نگر مفت ہمراہ بکس قیمت فی بکس کلاں پانچ روپیہ۔ خورد دو روپے +

(ڈاکٹر عبد الرحمن موگا۔ پنجاب)

طاقت کی مشہور و معروف دوائی

سلاجیت خالص

قیمت فی چھٹانک دو روپے بارہ آنے۔ آدھ پاؤ پانچ روپے۔ پاؤ بھر نو روپے۔ معہ محصولڈاک ÷

پتہ

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

ضرورت ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے

آلات زراعت

آہنی رہٹ (نلکے) ہل توا ایجاد چارہ کترنے کی مشینیں (ٹوکہ) اونچے نیچی رقبوں کیلئے پھلاریں۔ کماد پیڑنے کے بیلنے جات اور گھاس کاٹنے کی مشینیں وغیرہ

مشینری

آہنی خراد سلنگ گماریاں۔ چاول کی مشینیں ارائس ہل۔ میٹوبیاں اور بادام روغن کی مشینیں۔ گولیاں اور سفوف بنانے کی مشین اور دیگر ہر قسم کا آہنی سامان

ایم عبد الرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

کان!

کان کی تمام بیماریوں نیٹ۔ بہرہ پن۔ کم سننے آوازیں ہونے۔ درد زخم۔ ورم خشکی۔ پردوں کی کمزوری۔ بچوں بڑوں کے کان بہنے نزلہ وغیرہ پر بلب اینڈ ہیلی بھیت کا روغن کرامات دو شرطیہ دوا ہے۔ جسپر انگریزی ڈاکٹر لٹو ہیں۔ بیس سال تک کے بیمار اصلی صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) اعتبار نہ ہو۔ تب یہاں تشریف لاکر علاج کرائیے۔ دمہ اور مرگی کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار ہو کر عقل سے کام لیں۔ اپنا پتہ صاف لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے:۔

بہرہ پن کی دوا۔ بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰)

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج درجہ چہارم جھنگ

بمقدمہ

لدھا رام ولد کالو رام ڈھل سکنہ چک ۸۳ تحصیل شورکوٹ مدعی۔ بنام حیدر شاہ ÷

دعویٰ مبلغ روپیہ بروئے بہی

اشتہار بنام حیدر شاہ ولد حسن شاہ و محمد شاہ ولد جیون شاہ اقوام سید سکنہ پیر دالہ تحصیل شورکوٹ ÷

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کریں۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ ان کے برخلاف کی جاویگی ÷

مہر عدالت — دستخط حاکم

مکانوں کیلئے زمین فروخت ہوتی ہے

قادیان کی پرانی آبادی کے قریب محلہ دار الشفا کے جانب غرب بہشتی مقبرہ والی سڑک کے پاس چند ایک کنال زمین قابل فروخت موجود ہے۔ چونکہ مالک کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے نسبتاً کچھ ارزاں ملیگی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ جلد سے جلد مطلع فرمائیں

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

ایک دو منزلہ مکان فروخت ہوتا ہے

محلہ دار الرحمت میں بر لب سڑک کلاں میاں نظام الدین صاحب درزی کا دو منزلہ مکان جو عمدہ پختہ بنا ہوا ہے۔ کافی فراخ ڈیڑھ کنال زمین میں۔ مالک مکان کو چونکہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے فروخت کرنا چاہتا ہے۔ ساڑھے سات ہزار روپیہ لاگت ہے۔ جو احباب خریدنا چاہیں۔ مجھ سے قیمت کا تصفیہ فرمالیں +

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

راولپنڈی ۲۵ر جون - آج شہر اور ضلع راولپنڈی میں مکمل طور پر امن و سکون ہے - زخمیوں کی تعداد ۷۹ تک پہنچ گئی ہے - جن میں اڑتالیس مسلمان انتیس ہندو اور تیرہ سکھ ہیں - ۲۳ جون تک کل تریسٹھ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں - راولپنڈی کے ایک مشہور و معروف ہندو لالہ سیتا رام بھنڈاری کو زیر دفعات ۱۰۷ و ۱۱۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری گرفتار کر لیا گیا ہے

مدراس ۲۴ر جون - مدراس کے اہل تشیع کے ایک جلسہ عام میں جس میں چند سنیوں نے بھی شرکت کی - ذیل کی قراردادیں منظور کی گئیں -

شاہ فارس - امام یمن - مسٹر امیر علی سر آغا خاں - شاہ فواد والیٔ مصر - اور امیر کابل کی توجہ بذریعہ برقی پیغام ان بے رحمیوں کی طرف مبذول کرائی جائے - جو سلطان ابن سعود کی طرف سے مدینہ منورہ میں جاری ہیں - اس پیغام میں التجا کی جائے - کہ مذکورہ بالا شاہان و امراء ان تمام بے رحمیوں کا بدلہ لیں - جناب وائسرائے کو حکومت مدراس کی وساطت سے اس مضمون کا پیغام بھیجا جائے - کہ وہ بین الاقوامی قوانین کے ماتحت سلطان ابن سعود کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں شیعہ زائرین کی مذہبی آزادی کا تحفظ محفوظ رکھنے پر مجبور کریں -

پنجاب گورنمنٹ کی ایک سرکاری اطلاع میں ظاہر کیا گیا ہے - کہ ۱۵ر جون کو جتنے اکالی قیدی پنجاب کے مختلف سرکاری جیلخانوں میں تھے - ان کی مجموعی تعداد ۱۷۰ تھی -

پٹنہ ۲۳ر جون - مسٹر یونس بیرسٹر ایٹ لا پٹنہ نے اپنا مکان اور جائداد وغیرہ مالیتی ۱۲ لاکھ وقف علی الاولاد کر دی ہے وقف میں ایک لاکھ روپیہ ایک اسلامی یتیم خانہ کے لئے رکھا گیا ہے -

بنارس - ۲۳ر جون - سیٹھ گوری شنکر ساکن نواجہ نے سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ عطا کیا ہے -

ملتان - ۲۴ر جون - مسٹر کونسر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لچھمن داس کو جو سب جج کا ناظر تھا - دو روپیہ رشوت لینے کے الزام میں ۳ ماہ قید سخت کی سزا دی تھی - ملزم نے سشن جج کی عدالت میں مرافعہ کیا تھا - لیکن وہ مسترد کر دیا گیا -

بقرعید کے دو روز بعد دہلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو گیا - ہندوؤں نے یہ افواہ مشہور کی - کہ آج گلی نیاسہ سے قربانی کی گائے نکالی جائیگی چنانچہ ہندو ریج بازار نیا بازار اور کھاری باؤلی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی کثیر تعداد جمع ہو گئی - ۷ بجے کے قریب ایک تانگہ ادھر سے گذرا - جس کا کوچوان مسلمان تھا - اتفاق سے تانگہ کا گھوڑا بدک گیا - اور تیزی کے ساتھ بھاگا - اس کی جھپیٹ میں ایک ہندو لڑکا آ گیا - بس پھر کیا تھا - اس موقعہ پر ایک سب انسپکٹر پولیس حفاظت کے لئے ریوالور کے فیر کرنے پر مجبور ہو گیا - جس سے دو تین ہندو زخمی ہوئے - مسلمان کثیر تعداد میں زخمی ہوتے ہیں - جن میں سے ایک ہلاک ہو چکا ہے - ہسپتال میں زیر علاج زخمیوں کی تعداد ۵۶ ہے - جن میں سے ۱۷ ہندو ۳۸ مسلمان اور ایک عیسائی ہے - زخمیوں میں سے ایک مسلمان ہسپتال ہی میں جان بحق ہو گیا -

ناگپور - ۲۵ر جون - یہاں اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ منگل کے روز ۲۲ر جون کو گاڈگنتی پردموہ میں سخت ہندو مسلم فساد ہو گیا - خیال کیا جاتا ہے - کہ پولیس نے مجمع پر فیر کئے - جس سے چھ آدمی زخمی ہوئے ہیں -

ڈاکٹر محمد عالم صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ایڈیٹر اخبار "سیاست" پر اپنی توہین کے الزام میں ۱۲ ہزار روپیہ کا دعویٰ کیا ہے -

ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ - ۲۳ر جون - اخبار "المقطم" نے عربی قنصلخانہ کا مرسلہ ایک اطلاعنامہ شائع کیا ہے - جس میں بیان کیا ہے کہ مکہ معظمہ کے متصل مقام منیٰ میں عام نجدیوں اور ان مصری سپاہیوں کے درمیان سخت آویزش ہو گئی - جو محمل شریف کے ساتھ بطور بدرقہ آئے تھے - مصری فوج بینڈ باجہ بجا رہی تھی - جس سے نجدیوں نے منع کیا - سلطان ابن سعود نے اپنے بیٹوں کو تھوڑی سی فوج دے کر معاملہ کو روکنے کے لئے بھیجا لیکن یہ فوج انتظام نہ کر سکی - مصری سپاہیوں نے فیر کئے - جس سے پچیس آدمی ہلاک ہوئے - اس کے بعد خود سلطان ابن سعود موقعہ پر پہونچے - اور حکم دیا - کہ محمل ایک متبرک چیز ہے - اس پر ہرگز حملہ نہ ہونا چاہیئے - بعد ازاں محمل شریف نجدی فوج کی نگرانی میں روانہ ہوا -

پیرس - ۱۸ر جون - عبد الکریم آج کل فاس میں ہیں آپ جس محل میں مقیم ہیں - اس کی سخت نگرانی کی جاتی ہے آپ کی دو بیویاں - تین بچے - ایک بھائی اور تین دیگر اشخاص بھی آپ کے ساتھ ہیں - ناشتہ کے بعد آپ باغ کی سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں - سیر سے فارغ ہو کر تھوڑا سا وقت تاش کھیلنے میں صرف کرتے ہیں - شام کا وقت چائے نوشی اور بات چیت میں گذارتے ہیں - مختصر سا وقت تاش بازی میں مصروف رہ کر بستر پر لیٹ جاتے ہیں -

لنڈن ۲۴ر جون - معلوم ہوا ہے - کہ ماہ ستمبر میں جو اجلاس جمعیتہ الاقوام کی اسمبلی کا ہوگا - اس میں ہندوستانی والیان ریاست کی طرف سے مہاراجہ کپورتھلہ نمائندگی کرینگے -

رگبی - ۲۲ر جون - تازہ ترین سرکاری نقشوں سے معلوم ہوا ہے - کہ اس وقت انگلستان میں بیکاروں کی تعداد سولہ لاکھ ۲۹ ہزار ۹ سو ہے - اس میں وہ لوگ نہیں شامل ہیں - جنہوں نے گذشتہ کوئلہ کی ہڑتال کے سلسلہ میں کام چھوڑ دیا تھا - گویا یہ تعداد بمقابلہ سال گذشتہ تین لاکھ ۹۴ ہزار ۵۳۰ زیادہ ہے -

لنڈن - ۲۱ر جون - جن لوگوں کا سازش سمرنا سے تعلق بتایا جاتا ہے - قسطنطنیہ اور انگورہ میں ان کی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے - یہ سازش مصطفےٰ کمال پاشا کو قتل کرنے کے لئے کی گئی تھی - موجودہ اور سابق مجلس ملیہ کے بھی ۱۶ ممبر اس میں شامل ہیں - علاوہ ازیں ۴۸ دیگر آدمی گرفتار ہوئے ہیں - بکر سامی بے سابق وزیر خارجیہ ترکیہ بھی ملزموں میں شامل ہیں -

قاہرہ ۲۲ر جون - امیر الحجاج نے اپنی حکومت کے نام یہ تار ارسال کیا ہے - کہ سلطان ابن سعود کے ساتھ اس کی گفت و شنید کا نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ محمل اقدس کا ناخوشگوار حادثہ کلیتہً تصفیہ پذیر ہو گیا ہے - اور اب سکون پیدا ہو گیا ہے - مصریوں نے اب سلطان ابن سعود سے یہ اجازت حاصل کر لی ہے - کہ محمل اقدس صحرا کے راستے سے مدینہ کی طرف روانہ نہیں ہوگا - بلکہ جدہ کو واپس چلا جائے گا - اور یہاں سے خدیوی جہاز میں بیٹھ کر جس کو سویز سے بھیج دیا جائے گا - ینبوع چلا جائے گا -

لنڈن ۲۵ جون - ریوٹر کا نمائندہ کان کنوں کے سیکرٹری مسٹر - اے - جے کک سے ملاقاتی ہوا - آخر الذکر نے کہا - کہ کان کنوں اور مالکوں کے تنازعات کو مٹانے کے لئے عارضی صلح کا قیام نہایت ضروری ہے - اس عارضی صلح کے لئے آپ نے تجویز یہ پیش کی ہے - کہ حکومت کو "مسودہ ساعات کار" واپس لے لینا چاہیئے - اس مسودہ کی واپسی کے بعد مزدوروں کے نمائندوں سے گفت و شنید کر کے تمام انتظامات کئے جا سکتے ہیں - اور کان کنوں اور مالکوں کے مناقشات کا فی الفور تصفیہ ہو سکتا ہے - حکومت کو چاہیئے - کہ دوستی اور مصالحت کا ہاتھ بڑھا کر پُر امن اور قابل عزت فیصلہ کی طرح ڈالے -

(منشی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)